Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۸۶ سوموار ۶- رجب ۱۴۱۴ھ ۲۰- فتح ۱۳۷۲ ہش ۲۰- دسمبر ۱۹۹۳ء

حضرت امام جماعت احمدیہ کی احباب سے توقع

آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ "امام جماعت" کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بہت سے لوگ ہیں جو اوباشانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں اور وہ دنیا کا فخر، دنیا کی عزت اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہاء نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قویٰ تو دیئے تھے۔ انہیں قویٰ سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے۔ اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا، لیکن ایسے لوگ خود قویٰ سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قویٰ سے کام لے۔ بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے؟ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمہ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے۔

بر کریماں کارہا دشوار نیست

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۲-۲۳۳)

عقل اور محنت سے کام کریں اور ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ واری بھی قبول کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ہماری جماعت کو یہ عہد کر لینا چاہئے کہ وہ محنت سے کام کرے گی۔ اور عقل سے محنت کرے گی اور پھر اپنے آپ کو ہر کام کے نتیجہ کی ذمہ دار قرار دے گی۔ یہ ہیں تو ایک ہی چیز کے تین حصے۔ لیکن یہ تین درجے ہیں۔ اول یہ کہ محنت سے کام کیا جائے۔ لیکن صرف محنت کے ساتھ کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک محنت عقل سے نہ کی جائے اور عقل سے محنت بھی نہیں کی جا سکتی جب تک کہ انسان اپنے آپ کو نتائج کا ذمہ دار قرار نہ دے۔ اگر کسی کا دل یہ محسوس کرتا ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ قوم کے سامنے ہزار بہانے بنا سکتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہے کہ ناکامی کی صورت میں وہ اپنی عزت بچا سکتا ہے اور اپنی شہرت اور مقام کو محفوظ رکھ سکتا ہے تو وہ یقیناً پوری محنت نہیں کرے گا کیونکہ کسی کام کو محنت سے کرنے کے بڑے بڑے (-) محرک اور سبب دنیا میں یہی ہوتے ہیں کہ انسان چاہتا ہے کہ اس کام کے نتیجہ میں وہ سرخروئی حاصل کرے۔ وہ اپنی قوم اور اپنے مالک کے سامنے سرخروئی حاصل کرے اور ارد گرد کے لوگوں میں عزت حاصل کرے اگر یہ محرک نکال دو یا باوجود ناکامی کے اس چیز کا کوئی اور سبب قرار دے تو انسان محنت نہیں کرے گا۔

(از خطبہ ۲۱ جنوری ۱۹۵۵ء)

فہرست حاضر و غائب جنازہ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷/دسمبر ۱۹۹۳ء کو بیت الفضل لندن میں قبل از ظہر درج ذیل جنازے پڑھائے۔

جنازہ حاضر

۱۔ مکرم شیخ لطف الرحمان صاحب والد مکرم حبتہ الرحمٰن
۲۔ مکرم صلاح الدین فاتح صاحب ساؤتھ آل

جنازہ غائب

۱۔ مکرم چوہدری عبدالوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ لاہور
۲۔ مکرم میجر منظور احمد صاحب ساہیوال
۳۔ مکرم محمد طفیل صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ
۴۔ مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹی والد محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور
۵۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالکریم صاحب حلوائی گول بازار ربوہ
۶۔ مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فرزند علی گوٹھ فتح پور سندھ
۷۔ مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد چغتائی واہ کینٹ
۸۔ مکرم منور احمد بٹ دارالعلوم ربوہ

اعلان

○ مکرم مظفر احمد صاحب ظفر علوی کو اوکاڑہ میں روزنامہ الفضل کا نمائندہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب کرام جملہ اشتہارات کے سلسلہ میں ان سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیمت	پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد	روزنامہ
	مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ	الفضل
دو روپیہ	مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ	ربوہ

۲۰ / فتح ۷۲ ۱۳ ہش ۲۰ / دسمبر ۱۹۹۳ء

نور خداوندی

اندھیرے میں تو انسان ٹامک ٹوئیاں مارتا ہے۔ ہاتھ کسی چیز پر ڈالتا ہے پکڑی کوئی اور جاتی ہے۔ پاؤں لڑکھڑاتا ہے کہ ٹھوکر کھا جائے گا۔ غرضیکہ اندھیرے میں انسان کو چونکہ چیزیں اچھی طرح نظر نہیں آتیں بلکہ اندھیرا گھمبیر ہو تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا اس لئے وہ روشنی کی تلاش کرتا ہے۔ روشنی ہو تو ہر چیز صاف نظر آتی ہے۔ یہ بات جو ہم نے کہی ہے یہ اتنی ظاہر و باہر ہے کہ شائد اس کی طرف ذرا سا اشارہ ہی ساری بات سمجھانے کے لئے کافی ہو سکتا ہے۔

لیکن ہم اس روشنی کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جو سب سے زیادہ تیز ہے اور سب سے زیادہ پھیلاؤ رکھتی ہے۔ وہ ایسی روشنی ہے کہ اس جیسی کوئی روشنی ہی نہیں۔ وہ اتنی دور دور تک جاتی ہے کہ اتنی دور تک کوئی روشنی جا ہی نہیں سکتی۔ وہ نہ صرف چیزوں کا باہر کا حصہ دکھاتی ہے بلکہ دیکھنے والے کو ان کا اندرونہ بھی دکھا دیتی ہے۔ ایسی روشنی بھلا کونسی روشنی ہے۔ وہ وہ روشنی ہے جو ہر روشنی کا منبع ہے جس سے ہر روشنی جنم لیتی ہے۔ اس روشنی کو زمینوں اور آسمانوں کی روشنی بھی کہتے ہیں۔ کون و مکاں کی روشنی کہتے ہیں۔ دونو جہان کی روشنی کہتے ہیں۔ دونو جہانوں ہی کی نہیں۔ سارے جہانوں کی روشنی۔ اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات۔ اللہ تعالیٰ نُور ہے اور ہر روشنی اسی نُور سے جنم لیتی ہے۔ یہ روشنی سامنے ہو تو باقی روشنیاں بھی نظر آتی ہیں۔

حضرت امام جماعت الاول۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں کہ انسان جوں جوں خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے وہ اس نور سے مستفید اور مستفیض ہونے لگتا ہے۔ اسے اپنا آپ بھی نظر آنے لگتا ہے۔ اپنا باہر بھی اور اپنا اندر بھی اسے دوسری چیزیں بھی نظر آنے لگتی ہیں بلکہ ان کی ماہیت کا پتہ چلنے لگتا ہے۔ اس میں ایک امتیازی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ چیزوں کی کنہ تک جاننے لگتا ہے وہ اچھے اور برے کو پہچاننے لگتا ہے۔ پس روشنی اور نور کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ کے قرب کی ضرورت ہے۔

خدا کا قُرب ہے نورٌ علیٰ نور
یہ ذرہ کو بنا دیتا ہے اک طور
دلِ بینا نہ ہو جس کو میسّر
وہ رہتا ہے خدا سے بھی بہت دُور

ابوالاقبال

O

سب سے ہم نے پیار کیا ہے سب کو اپنا جانا ہے
اپنے آپ سے کچھ دُوری ہے خود کو ابھی اپنانا ہے

میلوں میل نکل جاتے ہیں راتوں کی تاریکی میں
دن کے روشن رستوں پر پھر جانے کیوں گھبرانا ہے

آنکھوں دیکھا حال کہاں تک کوئی سناتا جائے گا
جس منظر کا حصہ ہوں میں اس کو تو مٹ جانا ہے

آنے والے دن کیسے بھی ہوں آکر رہتے ہیں
جیسا کیسا بھی دن آئے اس کو اک دن جانا ہے

میرے منہ کی باتیں چھین کے مجھ پہ طنز اڑاتے ہو
میرے خون کے چھینٹوں سے مجھ کو رنگین بنانا ہے

لوگ زمانہ ساز نہ ہوتے تو مجھ سے گھبراتے کیوں
میں نے ان کے منہ پر ان کی باتوں کو دہرانا ہے

ہم منجدھار میں رہنے والے لہروں سے گھبرائیں کیا
سچ پوچھو تو بپھری لہروں نے ہم سے ڈر جانا ہے

دل دے کر اترائیں کیا یہ دل کوئی سوغات نہیں
دینے والے جاں دیتے ہیں جان تو اک نذرانہ ہے

ایسے کب دیکھا تھا جیسے اب سکرین پہ آتے ہیں
وہ بھی ایک زمانہ تھا اب یہ بھی ایک زمانہ ہے

لوگ نسیم اکثر جلسے پر لندن جاتے رہتے ہیں
میں اک بار گیا ہوں، دیکھیں پھر مجھکو کب جانا ہے

نسیم سیفی

میں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں اپنے روزمرہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت ہے کس طرح میں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جا کر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلابِ حقیقی

حضرت امام جماعت الثانی انقلاب حقیقی کے متعلق مزید فرماتے ہیں :۔

قرآن کریم نے بھی مذہبی ترقی کو اسی انقلابی طریق سے وابستہ قرار دیا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

کہ ہم دنیا میں جب بھی کوئی رسول بھیجتے ہیں وہ ہمیشہ دنیا میں دو اعلان کرتا ہے ایک تو یہ کہ اس کی آمد سے پہلے جو نظام جاری تھا وہ اس کی موت کا اعلان کر دیتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے لائے ہوئے سسٹم کے متعلق غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر دیتا ہے کہ وہ اپنی اصل شکل میں دنیا میں قائم کیا جائے گا۔ اور کسی اثر یا دباؤ کی وجہ سے یا کسی قوم سے سمجھوتہ کرنے کی غرض سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ ان اعلانات کے بعد جو لوگ اس جدید سسٹم کے تابع اپنے آپ کو کر لیتے ہیں اور اپنے آپ کو اس کے رنگ میں ڈھال لیتے ہیں وہ تباہی سے بچ جاتے ہیں جو ایسا نہیں کرتے وہ آہستہ آہستہ مٹ جاتے ہیں۔

اصلح کے معنے اپنے آپ کو کسی چیز کے مطابق بنا لینے کے ہیں۔ پس عمل صالح کے یہ معنے ہیں کہ وہ عمل جو نئی تحریک کے مطابق ہوں۔ عمل صالح کے معنے نیک عمل کے نہیں ہوتے جیسا کہ عام طور پر لوگ سمجھتے ہیں نیک کام اور عمل صالح میں فرق ہے۔ مثلاً نماز پڑھنا ایک نیک کام ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص جہاد کے وقت نماز پڑھنا شروع کر دے تو ہم کہیں گے کہ اس نے عمل صالح نہیں کیا۔ یا روزہ ایک نیک عمل ہے مگر رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ جہاد کے موقعہ پر بعض روزہ رکھنے والوں کے متعلق فرمایا کہ آج وہ لوگ جو بے روزہ تھے ثواب میں روزہ داروں سے بڑھ گئے ہیں۔ کیونکہ ان روزہ داروں نے ایسی حالت میں روزہ رکھا جبکہ روزہ نہ رکھنا حالات کے لحاظ سے زیادہ مناسب تھا۔

غرض عمل صالح عربی زبان میں مناسب حال فعل کو کہتے ہیں۔ (پس وہ ایمان لایا جس نے عمل صالح کیا) کے یہ معنے نہیں ہیں کہ جو لوگ رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے وہ ہلاکت سے بچ گئے بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے انبیا کی تعلیم کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیا اور اس عمارت کی اینٹ بن گئے جس کی تعمیر وقت کے نبی کے ہاتھوں ہو رہی ہوتی ہے ان کے لئے کوئی خوف اور کوئی حزن نہیں لیکن اس کے برخلاف جو لوگ اپنے آپ کو اس تعلیم کے مطابق نہیں بناتے۔ اور نئی عمارت کا جزو بننے سے انکار کر دیتے ہیں (-) ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اترتا ہے اور بوسیدہ عمارت کی طرح انہیں توڑ کر رکھ دیتا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو نبی بھی دنیا میں آتا ہے وہ اسی لئے آتا ہے کہ اپنے سے پہلے نظام کو توڑ دے اور ایک نیا نظام قائم کرے اور اس کی آمد کے بعد وہی حیات نو پاتا ہے جو اس کے نظام کو قبول کرے۔ یہ بات ہر نبی کی بعثت کے بعد ضرور ظاہر ہوتی ہے۔ خواہ وہ نبی چھوٹے ہوں یا بڑے لیکن جو اولوالعزم رسل ہوں ان کے آنے پر تو گویا ایک قیامت آجاتی ہے۔ جس طرح ان جدید تحریکات کے ظہور پر ہوتا ہے جن کا ذکر میں اوپر کر آیا ہوں۔ ہاں جو شرعی رسول آتے ہیں وہ اپنے پہلے نبی کے نظام کو بھی توڑ دیتے ہیں لیکن جو شریعت نہیں لاتے گو وہ پہلے نبی کے نظام کو تو نہیں توڑتے لیکن اس رائج الوقت نظام کو ضرور توڑ دیتے ہیں جو پہلے شریعت لانے والے نبی کی شریعت کو بگاڑ کر لوگوں نے اپنی خواہشات کے مطابق قائم کر لیا ہوتا ہے۔

مذہب میں جو اس قسم کے انقلابات ہوتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گذشتہ زمانوں میں جو پیغام آتے رہے ہیں۔ یا آئندہ آئیں گے ان سب کے متعلق ایک قانون جاری ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ کبھی تو وہ اپنی ضرورت کو پورا کر چکتے ہیں اور اس قابل ہوتے ہیں کہ انہیں مٹا دیا جائے۔ اور ان کی جگہ ایک نیا نظام آسمان سے اتارا جائے۔ اور کبھی لوگ انہیں بھلا دیتے ہیں اور صرف اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو نظام لوگوں کی غفلت کی وجہ سے الٰہی نظام کی جگہ قائم ہو گیا ہے اسے مٹا کر پھر نئے سرے سے وہی پہلا الٰہی نظام قائم کیا جائے۔ جب الٰہی نظام ہی اپنی ضرورت پوری کر کے مٹائے جانے کے قابل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر نظام دنیا میں بھجوا دیتا ہے۔ اور جب وہ نظام تو صحیح ہو صرف لوگوں نے اس بھلا دیا ہو تو اللہ اسی پہلے نظام کو بجنسہٖ پھر دنیا میں قائم کر دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو یہ دونوں قدرتیں حاصل ہیں۔

پھر فرماتا ہے :۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم ایسا کیوں کرتے ہیں۔ ہم ایک انقلاب عظیم کے پیدا کرنے کے لئے اور ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین پیدا کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے کفار کو اس امر کا تو غصہ نہ تھا کہ ان کے خیالات کے خلاف ایک خیال رسول کریم ﷺ پیش کرتے ہیں۔ انہیں جس بات کا خطرہ تھا اور جس کا تصور کر کے بھی انہیں تکلیف محسوس ہوتی تھی وہ یہی تھی کہ کہیں قرآن کی حکومت قائم نہ ہو جائے۔ پس فرمایا :۔ اسے انکار کرنے والو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خدا زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ پس جب اس نے اس بادشاہت کو ایک نئے اصول پر قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا تو اس کے فیصلہ کے پورا ہونے کو کون روک سکتا ہے۔

نسیم سیفی

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ جو نومبر ۱۸۹۶ء میں کپورتھلہ میں پیدا ہوئے تھے سلسلہ کے نامور شعراء میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے ۱۹۲۳ء تک اردو میں شعر کہے اور اس کے بعد فارسی زبان میں۔ فارسی زبان کے کلام کا ایک مجموعہ "درد و درمان" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ اس مجموعہ کے دیباچ میں آپ لکھتے ہیں۔

"ان نظموں کے متعلق چند باتیں قابل ذکر ہیں۔ جب خاکسار نے شعر کہنا شروع کیا تو میری عمر پندرہ سال کے قریب تھی۔ میرے والد صاحب کے ایک دوست کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے والد صاحب کو توجہ دلائی کہ اس شغل بیکار سے روکا جائے۔ میرے والد صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب ان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اولین خدام میں سے تھے اور خود بہت اچھے سخن گو اور سخن شناس تھے۔ انہوں نے ازراہ چشم پوشی صرف اتنا فرمایا' "تم شعر کہا کرتے ہو ہم تو اسے ایک لغو کام سمجھ کر ترک کر چکے ہیں۔ تمہیں اگر شوق ہے تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں بے شک کہہ لیا کرو۔"

یہ الفاظ اب تک میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ اس کے بعد جب کبھی شعر کہنے یا بعض اوقات مشاعروں میں شریک ہونے کا اتفاق ہوا تو یہ نصیحت مجھے شحنۂ راہ اور مشعل ہدایت کا کام دیتی رہی۔ اور میں مروجہ طرز غزل سے مجتنب رہا۔"

کپورتھلہ میں میں منعقد ہونے والے مشاعروں کے متعلق آپ اپنے ایک مضمون (شائع شدہ ہفتہ وار لاہور' لاہور۔) میں کہتے ہیں۔ "مشاعروں میں ہندو مسلمان سکھ سب لوگ بلا امتیاز مذہب و ملت شامل اور محظوظ ہوتے تھے۔ یہ مشاعرے پوری رواداری اور باہمی محبت کے جلوہ گاہ تھے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حفیظ جالندھری کی شاعری کا آغاز تھا۔ اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے شاہنامۂ اسلام کے اقتباسات انہی مشاعروں میں سنائے تھے"

اپنی نظموں کے متعلق آپ خود لکھتے ہیں'

"خاکسار کی کوشش رہی ہے کہ نظم عنوان کے مطابق ہو اور اشعار میں ربط و ترتیب قائم رہے اور مضمون بڑھتا جائے۔ ظاہر ہے کہ نظم میں ان پابندیوں سے عہدہ برآ ہونا بہت مشکل کام ہے۔ علی الخصوص جب مثنوی کو چھوڑ کر دیگر اصناف سخن میں قافیہ ردیف کی پابندی کے ساتھ آسان یا مشکل زمین میں نظم لکھی جائے۔ اور بعض نازک مراحل سے گزرنا پڑے اور دینی لحاظ سے حفظ آداب و مراتب کا فرض عائد حال ہوتا ہو۔"

خاکسار نے مولانا عبید اللہ بسمل کا پہلے ذکر کیا ہے فارسی میں بسمل صاحب مظہر صاحب کے استاد تھے۔ چنانچہ مظہر صاحب لکھتے ہیں'

"عاجز کو مخدوم و معظم حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسمل سے فارسی شعر میں تلمذ حاصل ہے۔

گرچہ دریم نسبتے است بزرگ
ذرہ ء آفتاب تابانیم

آں مخدوم کا جو مرتبہ فن شعر میں ہے وہ تعریف و توصیف سے مستغنی ہے۔ سنجر ملک الشعرائے ایران آپ کی تصنیف "حیات بسمل" کو دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھا'

"واللہ من بہتر ازیں نتوانم گفت"

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین۔ حیدر آباد۔ بھارت

چاند سورج گرہن

(از مکرم صالح محمد الہ دین۔ پروفیسر شعبہ ہیئت عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد۔انڈیا)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والے کے وقت میں سورج اور چاند کو رمضان کے مہینے کی مخصوص تاریخوں میں گرہن لگیں گے۔

چوتھی صدی ہجری میں حضرت علی بن عمر البغدادی الدار قطنی (۳۰۶ھ ۹۱۸ء تا ۳۸۵ھ ۹۹۵ء) بلند پایہ محدث گزرے ہیں۔وہ اپنی سنن دار قطنی میں حضرت امام باقر محمد بن علی رضی اللہ عنہ (جو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے جگر گوشہ تھے) کی روایت سے یہ حدیث درج کرتے ہیں:۔

یعنی (آنحضرت ﷺ نے فرمایا) "ہمارے مہدی کے لئے دو نشان مقرر ہیں اور جب سے کہ آسمان اور زمین پیدا ہوئے ہیں یہ نشان کسی اور مامور کے حق میں ظاہر نہیں ہوئے۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی موعود کے زمانہ میں چاند کو (اس کی مقررہ راتوں میں سے) اول رات کو گرہن لگے گا اور سورج کو (اس کے مقرر کردہ دنوں میں سے) درمیان (کے دن) میں گرہن لگے گا اور یہ ایسے نشان ہیں کہ جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کیا کبھی کسی مامور کے لئے ظاہر نہیں ہوئے" (سنن دار قطنی جلد اول ص ۱۸۸ مطبوعہ مطبع انصاری دہلی)

سورج اور چاند اپنی حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتے۔ قانون نیچر کے ماتحت وہ حرکت کرتے ہیں اور قانون نیچر کے اصول کے مطابق سورج اور چاند کو گرہن لگتے ہیں۔جب چاند زمین کے گرد گھومتے ہوئے سورج کے آگے اس طرح آ جاتا ہے کہ سورج کی روشنی کو زمین پر پڑنے سے روک دیتا ہے تو سورج گرہن ہو جاتا ہے اور جب زمین چاند اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتی ہے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے تو چاند گرہن ہو جاتا ہے۔ علم ہیئت کی اصطلاح میں چاند گرہن FULL MOON کے وقت ہوتا ہے اور سورج گرہن NEW MOON کے وقت۔ گرہن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ سورج چاند اور زمین تینوں ایک لائن میں ہوں یا قریب قریب ایک لائن میں ہوں۔ چاند اور زمین کے ایک دوسرے کے گرد گھومنے کی سطح اور دونوں کے سورج کے گرد گھومنے کی سطح میں کوئی پانچ ڈگری کا فرق ہے۔اگر یہ فرق نہ ہوتا تو ہر مہینہ گرہن کی شرط پوری ہو جاتی اور سورج گرہن اور چاند گرہن ہر مہینہ ہوتے۔ لیکن اس فرق کی وجہ سے ایک شمسی سال میں زیادہ سے زیادہ سات گرہن ہو سکتے ہیں (جن میں سے چار یا پانچ سورج گرہن ہوتے ہیں اور تین یا دو چاند گرہن ہوتے ہیں) اور کم سے کم دو گرہن ہو سکتے ہیں اور یہ دونوں بھی سورج گرہن ہو سکتے ہیں۔ سورج گرہن کی تعداد چاند گرہن سے زیادہ ہوتی ہے لیکن جب چاند کو گرہن لگتا ہے تو وہ زیادہ وسیع علاقے سے نظر آتا ہے اور سورج گرہن کم علاقے سے نظر آتا ہے۔ لہٰذا کسی معین جگہ سے چاند گرہن زیادہ نظر آتا ہے بہ نسبت سورج گرہن کے۔

چاند کی حرکت کافی پیچیدہ ہے۔چاند اور زمین کے درمیان فاصلے میں اور رفتار میں حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ کبھی چاند کی رفتار اول مہینہ میں تیز ہوتی ہے اور کبھی مہینہ کے آخری حصہ میں تیز ہوتی ہے۔سورج کے فاصلے اور رفتار میں بھی حدود کے اندر کمی بیشی ہوتی رہتی ہے لیکن سب کچھ حساب سے ہوتا ہے فاصلہ اور رفتار میں کمی بیشی کا اثر گرہن کی تاریخوں پر پڑتا ہے اور گرہن کی تاریخوں کی بھی حدود مقرر ہیں۔

ہیئت دان مہینہ کی ابتداء NEW MOON سے کرتے ہیں جبکہ سورج اور چاند کے LONGITUDE ایک ہوتے ہیں۔اس وقت چاند بالکل نظر نہیں آتا۔ لیکن ہجری مہینہ کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جب چاند اس قدر بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ نظر آسکتا ہے۔ اگر ہجری کیلنڈر کو استعمال کیا جائے تو چاند گرہن قمری مہینہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے اور سورج گرہن ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں میں سے کسی بھی ایک تاریخ کو ہو سکتا ہے۔ خدائی خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی اول رات میں ہوگا اور سورج گرہن درمیان میں۔ لہٰذا چاند گرہن کے لئے تیرھویں رمضان اور سورج گرہن کے لئے اٹھائیسویں رمضان مقرر ہوئے۔

اول لیلتہ سے مراد چاند کی تیرھویں تاریخ ہے نہ کہ پہلی تاریخ۔ یہ بات اس طرح ثابت ہے کہ حدیث شریف میں قمر کا لفظ استعمال ہوا ہے نہ کہ ہلال کا۔ پہلی، دوسری اور تیسری تاریخ کا چاند عربی زبان میں ہلال کہلاتا ہے۔چوتھی تاریخ سے آخر تک وہ قمر کہلاتا ہے۔(اقرب الموارد جلد دوم)

۱۸۹۴ء رمضان المبارک کی مقرر کردہ تاریخوں میں چاند اور سورج کو گرہن لگے۔ چاند گرہن ۱۳/ رمضان کی ابتدائی رات ۲۱/ مارچ کو ہوا اور سورج گرہن ۲۸/ رمضان بروز جمعہ ۶/ اپریل کو ہوا۔ ۱۸۹۴ء کی جنتری کے علاوہ گرہن کا ذکر اخبار آزاد اور Civil and Military Gazette میں بھی ہوا۔

Professor T.R.Von Oppolzer کی کتاب Canon Of Eclipses میں ۱۲۰۸ قبل مسیح سے لے کر ۲۱۶۱ عیسوی کے گرہنوں کی انگریزی تاریخیں دی گئی ہیں۔ اس کتاب سے بھی مذکورہ بالا تاریخوں کی تصدیق ملتی ہے۔ یہ کتاب عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کے شعبہ ہیئت کی لائبریری میں موجود ہے۔ ۱۸۹۴ء کے Nautical Almanac London سے بھی تصدیق حاصل کی جاسکتی ہے۔

گرہنوں کے اقسام ہوتے ہیں۔ بعض گرہن خفیف ہوتے ہیں اور بعض نمایاں ہوتے ہیں۔ Professor J.A.Mitchell نے اپنی کتاب ECLIPSES OF THE SUN (COLUMBIA UNIVERSITY PRESS NEW YORK, 5TH EDITION 1951 P 53 میں سورج گرہن کی چار اقسام کا ذکر کیا ہے:۔

(1) PARTIAL (2) ANNULAR (3) ANNULAR TOTAL (4) TOTAL-PARTIAL

گرہن میں سورج کا کچھ حصہ تاریک ہوتا ہے۔ AnnulAR گرہن میں سورج کا درمیانی حصہ تاریک ہوتا ہے۔ لیکن اطراف کا حصہ تاریک نہیں ہوتا۔ TOTAL گرہن میں سورج تمام کا تمام تاریک ہو جاتا ہے۔ ANNULAR-TOTAL جیسا کہ نام سے ظاہر ہے TOTAL اور ANNULAR کے درمیان کی قسم ہے۔ یہ تیسری قسم کا گرہن سب سے زیادہ نایاب ہے۔ Professor Mitchel نے ماضی کے گرہنوں کا جائزہ لینے سے یہ استنباط کیا ہے کہ اوسط صدی میں ۲۳۷ سورج گرہن ہوئے جس میں سے صرف دس اس تیسری قسم کے تھے۔ ۲۸/ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کا گرہن اس تیسری قسم کا تھا۔ اس لئے وہ عام سورج گرہن سے مختلف تھا۔

یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ چاند کو جب گرہن لگتا ہے تو زمین کے نصف کرہ سے زیادہ حصہ سے دیکھا جاسکتا ہے لیکن سورج گرہن کم علاقہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کئی دفعہ ایسے مقامات پر سورج گرہن ہوتا ہے جہاں سمندر ہوتا ہے یا آبادی کم ہوتی ہے ۱۸۹۴ء کا سورج گرہن ایشیا کے کئی مقامات سے دیکھا جا سکتا تھا جس میں ہندوستان بھی شامل ہے جہاں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے رفقاء نے اپنی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Professor Oppolzer کی کتاب Canon of Eclipses میں صرف نمایاں سورج گرہنوں کے مقامات کو نقشہ کے ذریعہ دکھایا گیا ہے ۱۸۹۴ء کے رمضان کا سورج گرہن چونکہ نمایاں قسم کا تھا اس لئے اس کے دکھائی دینے والے رستے کو پروفیسر OPPOLZER نے نقشہ کی مدد سے بتایا ہے۔ اس کتاب کے چارٹ نمبر ۱۴۸ میں اس سورج گرہن کے راستہ کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ۱۸۹۴ء کے Nautical Almanac London میں بھی اس سورج گرہن کے راستہ کو نقشہ کے ذریعے بتایا گیا ہے۔ دونوں کتابوں میں دیکھا جا سکتا ہے کہ سورج گرہن کا راستہ ہندوستان میں سے گزرتا ہے۔

اگلے سال ۱۸۹۵ء میں بھی رمضان کے مہینہ میں گرہن ہوئے۔ یہ گرہن قادیان سے نظر نہیں آئے زمین کے مغربی کرہ کے بعض علاقوں سے نظر آسکتے تھے۔ چاند گرہن ۱۱/ مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا۔ اور سورج گرہن ۲۶/ مارچ ۱۸۹۵ء کو ہوا۔ ان گرہنوں کے وقت بھی قادیان میں رمضان کی تاریخیں ۱۳ اور ۲۸ تھیں۔ مقام کے بدلنے سے گرہن کی تاریخیں بدل سکتی ہیں۔ اس دفعہ کا سورج گرہن نمایاں قسم کا نہیں تھا۔ لہٰذا Professor Von Oppolzer نے اپنی کتاب میں اس کے دکھائی دینے والے مقامات کو نقشے پر ظاہر نہیں کیا۔

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ: مولانا عبدالباسط شاہد

عالمی امن انعام

اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ ۱۹۹۰ء میں امن عالم کے سلسلہ میں کس سیاسی لیڈر کی خدمات سب سے نمایاں اور موثر تھیں تو کیا آپ میکائیل گورباچوف کا نام لیں گے؟ ناروے کی نوبل کمیٹی نے اس سال کے امن کے سب سے بڑے انعام کے لئے اس عالمی رہنما کا انتخاب کیا تھا اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ اس نے اعصابی جنگ یا سرد جنگ کا خاتمہ کیا اور یہ کہ اس نے مشرقی یورپ کی ریاستوں کی آزادی کی راہ ہموار کی ہے۔

بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ کمیٹی نے گورباچوف کے اور کئی کارناموں کو پیش نظر نہیں رکھا اور تو اور بالٹک ریاستیں سوالیہ نشان بنی ہوئی ہیں کہ گورباچوف نے ہماری آزادی کے لئے کیا کیا تھا۔ اس کی طرف سے آزادی کی مخالفت تو ریکارڈ میں موجود ہے۔ اسی طرح مسلم ملک افغانستان کے باشندے بھی اسے امن کا شہزادہ تسلیم کرنے میں ضرور حائل ہوں گے کیونکہ افغانستان کے بے گناہ شہریوں کے مسلسل کئی سالوں تک قتل عام کی ذمہ داری اسی روسی لیڈر پر ہے اور وہ یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ امن عالم کا سب سے بڑا انعام پانے والا یہ لیڈر اپنے انعام کی رقم ۷۱۰۰۰۰ امریکن ڈالر ان بارودی سرنگوں کو صاف کرنے پر خرچ کرے گا جو اس کی فوج نے سارے ملک میں تباہی و بربادی کے لئے بچھا رکھی ہیں۔

انعام دینے کے لئے یہ انتخاب اس لحاظ سے بھی ناقابل فہم ہے کہ اس اعلان سے تھوڑا عرصہ قبل یہ انکشاف بھی ہوا کہ روس کی سراغرساں ایجنسی نے اپنی کارروائیاں دنیا بھر میں تیز کر دی ہیں اور یہ کہ روس اپنے دفاعی اخراجات کو جو اس کی کمر توڑنے اور دیوالیہ پن تک پہنچانے والے ہیں اور زیادہ کرنے والا ہے۔

کیا ناروے کی نوبل کمیٹی نے ایک دفعہ پھر غلط فیصلہ کیا ہے؟ اور اپنی نوے سالہ تاریخ میں آئندہ سال کے لئے انتخاب کرتے وقت پھر ویسی ہی غلطی کا ارتکاب کرے گی؟ یہ سوالات کسی طرح بھی نئے اور غیر متوقع نہیں ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں امریکہ کے اس وقت کے وزیر خارجہ ہنری کیسنجر اور شمالی ویٹ نام کے لیڈر لی ڈک تھو کو ویٹ نام کی جنگ بندی کا معاہدہ کروانے میں کامیابی پر یہ انعام مرحمت کیا گیا تھا۔ مگر یہ معاہدہ اس پر عمل درآمد کیے بغیر ہی غیر طبعی موت مر گیا۔ مصر کے انور سادات اور اسرائیل کے مناخم بیگن ۷۸ء کے نوبل امن انعام کے حقدار قرار دیئے گئے تھے مگر ابھی تک لوگوں کو بخوبی یاد ہے کہ اس کے جلد بعد ہی اسرائیل نے جنوبی لبنان میں فوج کشی کر کے علاقہ کے امن کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ اس وقت بھی عالمی رائے عامہ کی طرف سے یہ مطالبہ ہوا تھا کہ اس اسرائیلی لیڈر سے یہ انعام و اعزاز واپس لے لیا جائے۔

امن انعام دینے کا جو طریق کار ہے اس کے متعلق بھی لوگوں کے دلوں میں بہت شکوک پائے جاتے ہیں۔ کمیٹی کا صدر مقام اوسلو ناروے میں ہے جو وہاں کی پارلیمنٹ کے منتخب پانچ ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ کمیٹی میں مختلف سیاسی رجحانات کے افراد ہونے کی وجہ سے اس انتخاب میں سیاسی عمل دخل آجاتا ہے۔

۱۹۸۵ء کا نوبل امن انعام ایک ایسے گروپ کو دیا گیا تھا جو ایٹمی جنگوں کی روک تھام کے لئے بنایا گیا تھا اور جس کی بنیاد دو ڈاکٹروں نے رکھی تھی جن میں سے ایک امریکن اور دوسرا روسی تھا۔ روسی ڈاکٹر کے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ وہ روس کی افغانستان میں جارحیت کا حامی اور انتہا پسند خیالات کا حامل تھا۔

یہ بات بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اس انعام کا بانی مبانی الفرڈ نوبل جس نے جنگوں کی تباہی سے دنیا کو بچانے کے لئے یہ امن انعام (علاوہ اور انعاموں کے) جاری کیا تھا ایک ایسی ایجاد کا موجد تھا جس نے جنگ کی ہولناکیوں اور تباہی میں بنیادی کردار ادا کیا۔

الفرڈ نوبل ۱۸۴۲ء میں جب کہ وہ نو سال کا تھا اپنے خاندان کے ہمراہ سویڈن سے روس گیا جہاں اس نے کیمسٹری کا مطالعہ کیا۔ اس کا بنیادی مضمون "دھماکہ خیز مواد" تھا۔ ۱۸۶۶ء میں اس نے ڈائنامیٹ ایجاد کیا اور ۳۵۰ سے زیادہ ایجادات پیٹنٹ کروائیں جن میں مصنوعی ربڑ اور حفاظتی الارم وغیرہ شامل تھے۔ سائنسی ایجادات کے ساتھ ساتھ اس نے حیرت انگیز تجارتی سوجھ بوجھ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی ایجادات کی تیاری و بہتری کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں ۹۰ سے زیادہ کارخانے قائم کئے۔

اس مشہور موجد نے اپنی وصیت میں فزکس۔ کیمسٹری۔ فزیالوجی۔ میڈیسن۔ لٹریچر۔ اکانومک اور امن کے سلسلہ میں نمایاں کام کرنے والوں کے لئے ایک خطیر رقم وقف کی۔ ان انعامات میں سے سب سے زیادہ شہرت امن انعام کو حاصل ہوئی۔

ہمارے زمانے میں جنگوں کے تسلسل اور بدامنی کے دور دورہ کی وجہ سے امن کمیٹی اس انعام کے لئے کسی بھی لیڈر یا رہنما کو منتخب کرنے میں ناکام رہی۔ اس وجہ سے اور منافع بخش کاموں میں رقم لگانے سے نوبل نے اپنی وصیت میں نو ملین ڈالر کی جو رقم چھوڑی تھی وہ اب ۲۷۰ ملین سے بڑھ چکی ہے۔

۱۹۵۳ء میں امریکہ کے ایک جنرل جارج سی مارشل کو عالمی امن کا انعام اس کی ایک تصنیف پر جس میں اس نے جنگ کے بعد یورپ کی تباہ شدہ اقتصادی حالت اور اس کی بہتری کے موضوع پر لکھا تھا دیا گیا۔ اس مصنف نے کمیونزم کی تباہی کے متعلق اپنا خیال اس طرح پیش کیا تھا کہ اخلاقی طاقت۔ آزادی کی عظمت اور انسانی عزت کا احساس و شعور ظلم کو بالآخر نیست و نابود کردے گا۔

نوبل عالمی امن انعام ایک عرصہ سے جاری ہے۔ دنیا کی مشہور شخصیات یہ انعام حاصل کر چکی ہیں اور آئندہ بھی کریں گی۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا اس طریق پر کاربند ہونے سے امن و آشتی میں واقعی کوئی اضافہ ہوا ہے۔؟؟؟

بقیہ صفحہ ۴

اس اعتراض کا جواب کہ سورج چاند گرہن رمضان میں کئی دفعہ ہوئے

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ سورج گرہن، چاند گرہن رمضان کے مہینے میں کئی دفعہ ہوئے ہیں لہٰذا ۱۳۱۱ھ ۱۸۹۴ء کے گرہن کو اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ یہ درست ہے کہ وقتاً فوقتاً رمضان کے مہینے میں دونوں گرہن ہوئے ہیں لیکن حدیث شریف میں معین تاریخوں کا ذکر ہے اور مدعی کا موجود ہونا ضروری شرط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ لم تکونا منذ خلق السموات والارض صاف طور پر بتاتے ہیں کہ اس خدائی خبر میں کوئی معمولی بات نہیں بتائی گئی ہے۔

خاکسار نے جو مطالعہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کم و بیش ہر بائیس سال میں ایک سال یا متواتر دو سال ایسے آتے ہیں جبکہ چاند اور سورج کو رمضان کے مہینہ میں دنیا کے کسی نہ کسی حصہ پر گرہن لگتا ہے۔ لیکن کسی معین جگہ سے معین رمضان کی تاریخوں میں دونوں گرہنوں کا نظر آنا اس واقعہ کو نایاب بنا دیتا ہے۔ ۱۸۹۴ء کے گرہن کا دوسرے گرہنوں سے موازنہ کرنا بہت ایمان افروز ہے۔

خاکسار نے اپنے دوست Dr.Goswami Mohan Ballagh کے ساتھ جو عثمانیہ یونیورسٹی میں ریڈر ہیں ۱۸۰۰ء تا ۲۰۰۰ء میں رمضان میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہمارا حاصل مطالعہ یہ رہا کہ ان دو صدیوں میں سترہ دفعہ سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں رمضان کے مہینہ میں ہوئے لیکن صرف ۱۸۹۴ء ہی ایسا سال تھا جس میں سورج گرہن چاند گرہن قادیان پر مقرر کردہ تاریخوں میں ہوئے۔

کلکتہ میں حکومت ہندوستان کا ادارہ ہے:-

METEOROLOGICAL DEPARTMENT POSITIONAL ASTRONOMY CENTRE

میری درخواست پر وہاں کے سائنسدانوں نے بھی تحقیق کی۔ انہوں نے دس دفعہ کے گرہنوں کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے بھی صرف ۱۸۹۴ء کے سال کو ایسا پایا جس میں سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں قادیان سے مقرر کردہ تاریخوں میں نظر آسکتے تھے۔ ان کی تحقیق کی تفصیل جولائی ۱۹۸۷ء کے رسالہ REVIEW OF RELIGIONS میں شائع ہوئی ہے۔

الغرض دونوں گرہنوں کا مقرر کردہ تاریخوں میں قادیان سے نظر آنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کئی رمضان میں ہونے والے کسوف خسوف میں سے ایک کسوف خسوف اس صفت کا ہوا ہے۔

یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی ایسی ہیں جن میں انسان عموماً سمجھتا ہے کہ چھوٹی سی باتوں میں اگر خدا کی مرضی سے ہٹ بھی جایا جائے تو کوئی حرج نہیں حالانکہ بعض دفعہ چھوٹی باتوں میں اطاعت زیادہ عظمت کا نشان ہے۔ اور توحید پرستی کی علامت ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات۔ واقعات۔ شخصیات۔

نون سین

کشمیر/لارڈ ایزک بری

عالمی تنظیم امن نے اپنی پہلی کانفرنس کے موقعہ پر کہا کہ بھارت اور پاکستان کے رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ مسئلے کو پوری طرح سمجھ کر اور نہایت دانش مندانہ طریق استعمال کرتے ہوئے آپس کے تعلقات کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہاں پر حالات سدھر سکیں اور آپس کے فساد ختم ہو سکیں لارڈ ایزک ایلبری جو برطانوی پارلیمنٹ کے انسانی حقوق کی پاسداری کے گروپ کے چیئرمین ہیں نے اس کانفرنس کی صدارت کی تھی اور اس تشویش کا اظہار کیا کہ کشمیر میں تشدد کی کارروائیاں جاری ہیں اور انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے اور یہ سب کچھ بھارتی حفاظتی فوجوں کے ذریعے کروایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلی بات جو اس سلسلے میں ضروری ہے وہ یہ ہے کہ وہاں پر امن کی فضا قائم ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایسا انتظام کرنا چاہتا ہوں جو دونوں کی رضامندی سے ہو کہ کشمیری لیڈر مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر ایک دوسرے کے ساتھ مل سکیں اور گفت و شنید کے ذریعے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان کوئی گفتگو نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی جب تک کہ کشمیری لوگ اس گفت و شنید کا حصہ نہ بنائے جائیں۔ لارڈ ایزک ایلبری نے یہ بھی کہا کہ عالمی صلیب احمر کو کشمیر میں اس بات کی اجازت ملنی چاہئے کہ جن لوگوں پر تشدد کیا جاتا ہے ان کی وہ دیکھ بھال کر سکیں۔ بھارت کو چاہئے کہ اس بات کا پورا پورا احساس کرے کہ جس طرح امریکہ نے ویت نام اور سوویت یونین نے افغانستان میں نقصان اٹھایا ہے اسی طرح بھارت بھی کشمیر میں نقصان اٹھائے گا۔ کانفرنس نے ایک قرارداد کی حامی بھری جس کی نقول تمام حکومتوں کے سربراہوں کو اور اقوام متحدہ کو بھیجی جارہی ہیں۔ اس میں اس بات کی مذمت کی گئی ہے کہ بغیر کسی عدالتی کارروائی کے مقبوضہ کشمیر میں لوگوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

لبنان کا شکوہ

لبنان نے کہا ہے کہ امریکہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ وارن کرسٹوفر نے مشرق وسطیٰ کا دورہ تو کیا لیکن وہ لبنان نہ پہنچے اور یہ بات قابل مذمت ہے انہوں نے کہا کہ ایسا کرنے سے ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو آسانی سے پر نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے یہ کہا کہ یہ کہنا کہ ہمارے پاس وقت نہیں تھا کسی طرح بھی جواز کا باعث نہیں بن سکتا۔ لبنان کے کچھ ایسے مسائل ہیں کہ وہ کرسٹوفر سے گفت و شنید کا مطالبہ کرتے ہیں کرسٹوفر کے اس فیصلے پر کہ وہ لبنان نہیں جائیں گے۔ حالانکہ انہوں نے مشرق وسطیٰ کا آٹھ روزہ دورہ کیا تھا۔ اور اس دورے میں شام بھی گئے تھے۔ اور اسرائیل بھی دو دفعہ گئے اور اسی طرح اردن مصر تیونس اور مراکو بھی گئے۔ کسی طرح بھی معاف نہیں کیا جا سکتا۔ بیروت کے بعض اخباروں نے کہا ہے کہ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ لبنان اپنے آپ کو شام کے موقف کے زیادہ قریب کرنا چاہتا ہے کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ مشرق وسطیٰ کی گفت و شنید سے لبنانی لیڈروں نے اپنے آپ کو الگ رکھا ہے گویا کہ انہوں نے شام کے ساتھ اس طرح تعاون نہیں کیا جس طرح کرنا چاہئے تھا۔ کیا انہوں نے ظاہرا طور پر اپنے ان خیالات کو ہوا نہیں دی کہ وہ ایسی کسی گفت و شنید میں شامل نہیں ہوں گے۔ یہ بات لبنانی حکومت نے اس وقت کہی تھی جب یہ پتہ چلا کہ وارن کرسٹوفر لبنان شام اور اسرائیل کے ساتھ واشنگٹن میں جنوری کے مہینے میں گفت و شنید کریں گے۔ یہ بات وارن کرسٹوفر نے اس وقت کہی تھی جب وہ شام کے صدر حافظ الاسد سے دمشق میں گفت و شنید کر رہے تھے۔ اور وہاں کوئی لبنانی سرکاری اہلکار موجود نہیں تھا۔ یہ بات ٹیلیفون کے ذریعے لبنان کے وزیراعظم رفیق الحریری کو بتا دی گئی تھی۔

پاک / تاجکستان تعلقات

گذشتہ روز آزاد جموں اور کشمیر کونسل سیکریٹریٹ میں تاجکستان سے آئے ہوئے دانشوروں کے وفد نے کہا کہ پاکستان اور تاجکستان کے بہت پرانے ثقافتی تعلقات ہیں اور یہ دونوں ملک ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ یہ دوستانہ تعلقات بڑھتے چلے جائیں گے اور دونوں ملکوں کے عوام الناس ایک دوسرے سے ہر بات میں تعاون کریں گے یہ بات اس گروہ کی سربراہ مسز لطافت نصیر الدین نے کہی۔ وفد میں دانشور اور ثقافت کے رہنما موجود تھے۔ اس وفد کے چار ارکان ہیں اور پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کے اظہار کے لئے یہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے اس گروہ کی سربراہ مسز لطافت نصیر الدین ہیں۔ یہ تاجکستان کے ایک صوبے کی گورنر ہیں۔ گروہ میں دیگر شامل ارکان ڈاکٹر سیف الدین عصمی جو سائنس کی اکیڈیمی کے سربراہ ہیں مسٹر فرید دشمت کلاب کے میئر اور ڈاکٹر خیر اللہ جو سجادہ نشین مزار حضرت شاہ حمدان ہیں۔ آزاد جموں کشمیر کونسل کے جائنٹ سیکرٹری جلیس احمد صدیقی نے اس وفد کا استقبال کیا اور انہیں اپنی تنظیم کی تشکیل اور اس کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ آزاد جموں کشمیر کونسل ایک سرکاری ادارہ ہے جو آزاد جموں کشمیر عبوری کانسٹی ٹیوشن ایکٹ ۱۹۷۴ء کے ذریعے قائم کیا گیا تھا۔ اور یہ پاکستان کے وزیراعظم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس میں آزاد جموں کشمیر کے صدر وائس چیئرمین ہیں اور آزاد جموں کشمیر کے وزیراعظم اور چھ منتخب اراکین لیجسلیٹو اسمبلی اس کے ممبر ہیں اور پانچ ارکان کو وزیراعظم پاکستان کے وفاقی وزراء میں سے نامزد کرتے ہیں۔ مسٹر جلیس صدیقی نے کہا کہ اس وفد کا دورہ دونوں ملکوں کی ایک دوسرے سے متعلق واقفیت میں اضافہ کرے گا۔

پاکستان کاکس

بتایا گیا ہے کہ امریکی کانگریس میں عنقریب ایک پاکستانی کاکس کام کرنا شروع کردے گا اس کا ہدف یہ ہو گا کہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کو بہتر سے بہتر بنایا جائے اور جو رویے ۱۹۹۳ء کے دوسرے نصف سے شروع ہوئے ہیں ان کو قائم رکھا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی پہلی میٹنگ جنوری میں ہو گی جب کہ کانگریس کے اجلاس کرسمس اور سال نو کے آغاز کے بعد ہوں گے۔ پاکستان کاکس کانگریس میں پاکستان کے دوستوں کی وجہ سے وجود میں آیا ہے۔ پاکستان کے سفارت خانے اور بعض پاکستانیوں نے مل جل کر اس کے لئے کوششیں کی ہیں اور اب یہ تنظیم تشکیل پا گئی ہے۔ اصل مقصد یہ تھا کہ کانگریس کے افراد نے جو انڈیا کاکس کو وسیع کرنے کا ارادہ کیا تھا اسی میں پاکستان اور جنوبی ایشیا کے دیگر ممالک کو بھی شامل کر لیا جائے۔ لیکن ہندوستان پاکستان نے اس تجویز کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس انکار کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کے لئے ایک ایسی ہی تنظیم قائم کی جائے۔ کانگریس کے بہت سے اراکین نے اس سلسلے میں حمایت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ جن لوگوں نے یہ تجویز پیش کی تھی وہ ایک عرصہ سے پاکستان کے حق میں گفت و شنید کرتے رہے ہیں۔

یاسر عرفات کا دورہ برطانیہ

یاسر عرفات جو تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ ہیں اپنا پہلا سرکاری دورہ برطانیہ منگل کے روز شروع کرنے والے ہیں۔ اس وقت تک یہ دورہ شروع ہو چکا ہو گا کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر بعض برطانوی رہنماؤں سے متعدد امور کے سلسلے میں گفت و شنید کریں گے اور ان رہنماؤں میں برطانیہ کے وزیراعظم جان میجر اور وزیر خارجہ ڈگلس ہرڈ بھی شامل ہیں۔ یہ دورہ دو دن کا ہے اور اس کے بعد آئرلینڈ جانے کا بھی پروگرام ہے۔ بتایا گیا ہے کہ عرفات کے دورے کے دوران سخت حفاظتی اقدامات کئے جائیں گے۔ سب سے پہلے وہ وزیر خارجہ سے گفتگو کریں گے اور اس کے بعد ہاؤس آف کامنز میں جا کر پارلیمنٹ کے مختلف ارکین سے بات چیت ہو گی۔ وہاں پر یعنی برطانیہ میں مسٹر عرفات کئی فلسطینی اور عرب گروہوں سے بھی گفت و شنید کریں گے۔ ایسے برطانوی تاجر جو مشرق وسطیٰ میں تجارت کے خواہاں ہیں ان سے بھی ملاقات کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پی ایل او کے چیف کے اس دورے کی وجہ سے برطانیہ کے یہودیوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جو زیادہ اثر رکھنے والے یہودی ہیں خاص طور پر بورڈ آف ڈیپوٹیز اور برٹش جیوز کے بعض اراکین انہوں نے اس دورے کی مخالفت کی ہے۔ اگرچہ بورڈ نے مجموعی طور پر یاسر عرفات سے ملاقات کا انتظام کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس دورے کے دوران مسٹر عرفات آرچ بشپ آف کنٹربری سے بھی ملاقات کریں گے اور کیتھولک چرچ کے سربراہ سے بھی۔ یہودیوں میں اس بات پر اس لئے اختلاف ہوا ہے کہ ان میں سے بعض ابھی تک عرفات کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ میں پی۔ ایل۔ او۔ کے مقام و مرتبہ کو پہلے سے بالا کر دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح

○ عزیزہ مکرمہ مبارکہ بھٹی صاحبہ بنت مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب فیصل آباد کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم طلعت محمود بھٹی صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب بھٹی لالیاں ضلع جھنگ بعوض حق مہر مبلغ ۲۵ ہزار روپیہ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ نے مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۹۳ء کو بیت الناصر ربوہ میں پڑھایا۔ اور دعا کرائی۔

○ عزیزہ مکرمہ شازیہ محمود بھٹی صاحبہ بنت مکرم محمود احمد بھٹی صاحب لالیاں ضلع جھنگ کا نکاح بہمراہ عزیز مکرم انیس عابد بھٹی صاحب ابن مکرم محمد رفیق بھٹی صاحب بعوض حق مہر ۲۵ ہزار روپے مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے مورخہ ۲۸۔ نومبر ۱۹۹۳ء کو بیت الناصر ربوہ میں پڑھایا۔ اور دعا کرائی۔

ان رشتوں کے ہر جہت سے مبارک ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ ڈیٹن امریکہ کی والدہ صاحبہ کافی ضعیف ہیں چلنا پھرنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔

○

سانحہ ارتحال

○ مکرم حمید احمد خان صاحب خان الیکٹرونکس ہال روڈ لاہور کی اہلیہ محترمہ بشریٰ حمید صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید صاحب سابق صدر حلقہ گڑھی شاہو لاہور کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد اچانک حرکت قلب بند ہونے سے ۹۳۔ ۱۲۔ ۹ کو ایک بجے دوپہر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب غازی ریٹائرڈ (حوالدار) قریباً چار ماہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۹۳ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔

مورخہ ۱۳۔ دسمبر بعد عصر بیت المہدی میں جنازہ ہوا اور قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔

آپ مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ ڈسکہ کے چچا تھے۔

○ مکرم منور احمد صاحب بٹ دار العلوم وسطی ربوہ ۹۳۔ ۱۱۔ ۲۳ کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ۶۳ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اگلے روز بعد عصر بیت المہدی میں جنازہ ادا کیا گیا۔

○ مکرم سلطان احمد ظفر L-700 فرید ٹاؤن ساہیوال کے خسر قاضی عبد الرشید صاحب ۶۔ دسمبر بروز سوموار ۱۹۹۳ء بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

قرار داد تعزیت

○ مجلس عاملہ بہاولپور شہر و ضلع اور نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع کا یہ خصوصی اجلاس مکرم چوہدری عبد الوحید سلیم صاحب ایڈووکیٹ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

آپ جماعت احمدیہ لاہور کے مایہ ناز تعلیم یافتہ فرزند مخلص اور فدائی خادم تھے آپ سالہا سال متعدد مرتبہ لاہور سے بہاولپور تشریف لا کر جماعت کے مقدمے کی پیروی کرتے رہے۔ ہماری جماعت کے لئے ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بے شمار جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے مقدمات کی پر خلوص پیروی فرمائی۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ رفیعہ خانم صاحبہ زوجہ مکرم مجید احمد صاحب ساکن متصل مری کلب ولنگٹن مال لاہور کینٹ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو یا خود پڑھیں تو دفتر وصیت سے فوراً رابطہ کریں۔

برائے قائدین کرام و ناظمین اطفال

○ عشرہ وقف جدید ختم ہو چکا ہے۔ مکمل وصولی مرکز بھجواتے ہوئے اس کے ساتھ مندرجہ ذیل تفصیل ضرور بھجوائیں۔

نام طفل۔ ولدیت۔ رقم۔ مجلس۔

وصول شدہ تمام رقم جلد از جلد مرکز بھجوا دیں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ پاکستان

گمشدہ بٹوا

○ ایک بٹوہ (پرس) بیت الاقصیٰ اور گول بازار کے درمیان گرا ہے جس میں ایک ڈرائیونگ لائسنس، کیلکولیٹر اور کچھ نقدی تھی اگر کسی دوست کو ملے تو دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

تبدیلی ٹیلی فون نمبر

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب
نیا نمبر 212234

۲۔ مکرم چوہدری غلام حیدر دار البرکات ربوہ
پرانا 406 نیا 212406

۳۔ مکرم عبد السمیع حامی (ناصر دواخانہ) گھر 212334

۴۔ روٴف بکڈپو۔ اقصیٰ روڈ ربوہ 212297

تلاش گمشدہ

○ میرا بیٹا فلاح الدین محمود عرف منا عمر ساڑھے چودہ سال مورخہ ۹۳۔ ۱۲۔ ۱۴ سے لاپتہ ہے۔ وہ مرگی کا مریض ہے اور دورے بھی پڑتے ہیں۔ بچہ کا حلیہ درج ذیل ہے۔

ملیشیا رنگ کی شلوار قمیض اور سیاہ سویٹر اور پاؤں میں کالے سفید جوگر پہنے ہوئے ہیں۔ رنگ گندمی۔ بال سیاہ چہرہ پر آنکھ کے پاس زخم کا تازہ نشان ہے۔ اور ناک پر پرانے زخم کا نشان ہے۔

اگر کسی دوست کو اس کے بارے میں علم ہو تو براہ کرم صدر عمومی کے دفتر میں اطلاع دیں۔ یا خاکسار کو مطلع کریں۔

صدر عمومی۔ فون نمبر 211516
ناصر اقبال ۹/۵۴ دار العلوم شرقی ربوہ
فون نمبر 211967

گمشدگی رجسٹریشن بک

○ ایک موٹر سائیکل کی رجسٹریشن بک ربوہ میں کسی جگہ گر گئی ہے۔ اندازاً ایام ۲۴۔ نومبر سے ۴۔ دسمبر تک ہیں۔ موٹر سائیکل یاماہا ۱۰۰ سی سی ہے۔

رجسٹریشن نمبر LHS - 2404
انجن نمبر K-028344 - 37R
چیسز نمبر K-028344 - 37R

جس دوست کو ملی ہو براہ کرم صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ ۳

فارسی زبان میں آپ کی تصانیف "مسدس مدوجزر اسلام" "مرقاۃ الاسلام" "حیات بسمل" "خاتم النبیین" اور دیگر منظومات شاہد ہیں کہ ہندوستان کے اندر چند شاعر ہوئے ہیں جنہیں فارسی زبان اور شعر میں یہ تبحر اور قدرت حاصل ہو۔ حق الیقین فی معنی خاتم النبیین اور ارجح المطالب (سوانح حیات حضرت علی رضی اللہ عنہ) اردو نثر میں آپ کی تصانیف ہیں۔

اردو شعر میں مظہر صاحب کے استاد غلام صابر خان ناطق نجیب آبادی تھے۔ اور وہ حالی کے شاگرد تھے۔

نثر میں آپ کی ایک کتاب جو ڈاکٹر وگلیری کی کتاب An Interpretation of Islam کا ترجمہ ہے۔ نہایت مقبول ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ مختلف موضوعات پر آپ نے متعدد مضامین لکھے ہیں جو مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔

Arabic is the source OF ALL LANGUAGES آپ کی ایک ضخیم تصنیف ہے۔ جس میں آپ نے مختلف زبانوں کے بے شمار الفاظ کے متعلق ثابت کیا ہے کہ یہ سب کے سب الفاظ عربی زبان سے لئے گئے ہیں اور اس طرح یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اس وقت آپ ایک مبسوط لغت کی کتاب تیار کر رہے ہیں۔ اس میں یہ دکھایا جائے گا کہ انگریزی زبان دراصل عربی زبان ہی سے بنی ہے لغت کا نام English traced to Arabic ہے۔ اردو اشعار کا مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ لیکن یہ اشعار بھی ایک دیوان کے قریب ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۹۔ دسمبر۔ خشک سردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ربوہ کا درجہ حرارت
کم از کم ۶ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ درجے سنٹی گریڈ

○ فلسطینی تنظیم آزادی (پی ایل او) اور اسرائیل کے درمیان فلسطینی علاقوں میں امن سمجھوتے پر عمل درآمد کی راہ میں رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مذاکرات اتوار سے شروع ہیں۔ فلسطینی وفد نے روانگی سے پہلے مصری وزیر خارجہ سے طویل مذاکرات کئے۔

○ امریکہ کی یوکرین کے ساتھ سابق سوویت یونین کے ایٹمی ہتھیاروں کو تلف کرنے کے بارے میں بات چیت ناکام ہو گئی ہے۔

○ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں ہنگاموں کی تازہ لہر میں ۶ فلسطینی زخمی ہو گئے ہیں۔ یہ ہنگامے غزہ اور دیگر علاقوں میں ہوئے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر سے سیاسی اختلافات برقرار ہیں۔ مدینۃ الحکمت میں ملاقات سیاسی نہیں ذاتی نوعیت کی تھی۔

○ حکومت نے انتخابی نظام میں تبدیلی کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وفاقی شرعی عدالت اور توہین رسالت جیسے متنازعہ قوانین کو ختم کرنے کے لئے رائے عامہ ہموار کر کے جلد فیصلہ کریں گے۔ وفاقی وزیر قانون نے کہا کہ نبی کا احترام قانون کے ڈر کے بغیر ہونا چاہئے انہوں نے کہا کہ جداگانہ طریق انتخاب بھی ختم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی شرعی عدالت نے وہ اختیارات بھی سنبھال لئے ہیں جو آئین کے تحت اسے حاصل نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آصف نواز کیس کی تحقیقات ہمارے اخلاص اور ایمانداری کا ثبوت ہے۔

○ پاکستان کے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاک بھارت مذاکرات کامیاب ہونے کی توقع نہیں۔ بھارت کے سامنے چند شرائط رکھی تھیں اس نے ایک پر بھی عمل نہیں کیا۔ مقبوضہ کشمیر میں صورت حال بدستور تشویشناک حد تک کشیدہ ہے۔ کشمیریوں پر بھارتی افواج اب بھی مظالم کر رہی ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پریسلر ترمیم کے خاتمہ کی کوششیں کامیاب ہونگی۔ اپنی پارٹی میں اختلافات کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اختلافات جمہوری جماعتوں میں ہوتے ہی ہیں۔ یہ معمولی اختلافات جلد طے ہو جائیں گے۔

○ اندرون سندھ ڈاکوؤں کے خلاف آپریشن کے دوران ۳۰ ہزار جوانوں نے جنگلوں کو گھیر لیا ہے۔ فیصلہ کن کارروائی کا آغاز بکتربند گاڑیوں مارٹر گنوں جدید اسلحہ سے مزین آبی موٹر بوٹس اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے مسلح جوان پولیس عملے کے ساتھ دریائے سندھ کے دونوں اطراف میں واقع گھنے جنگلوں میں داخل ہو گئے۔

○ وزیر اعظم کی جانب سے خصوصی ہدایت ملنے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بھرتی پر تمام پابندیاں ختم کر کے ۱۵۔ جنوری سے آسامیاں پر کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عدلیہ پر جائز تنقید کی بھی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ میں نے عدلیہ پر جائز تنقید کی اجازت دی تو عدلیہ کی کردار کشی شروع کر دی گئی اور میری پالیسی غلط ثابت ہو گئی۔ انہوں نے کہا کہ جائز اور ناجائز تنقید کا فیصلہ کرنا بھی عدالت کا کام ہے۔ اب حد سے تجاوز کرنے والوں کو شاید سزا دینی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ تنقید کرنے والے کسی شخص کو سزا دینا بڑا تکلیف دہ کام ہے۔ کیونکہ سب ہمارے دوست معزز بھائی ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے یہ باتیں ایک تقریب میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جب تک میں وزیر اعظم ہوں وٹو وزیر اعلیٰ پنجاب رہیں گے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی پنجاب کے بعض رہنماؤں کی حرکات کا سختی سے نوٹس لیا اور کہا کہ وٹو کو نقصان پہنچانے کی کوشش میری پالیسی نہ ماننے کے مترادف ہوگی۔

○ وزیر اعظم نے سارک ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کرانے میں مدد کریں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ سابق نگران وزیر اعظم کے اقدامات اور تبصروں نے مسلم لیگ کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ان کا تقرر میری وجہ سے ہوا مگر وہ میری توقعات پر پورے نہ اترے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ آصف نواز کیس کی رپورٹ خفیہ اشارے پر جاری نہیں کی گئی۔ اگر ان کی بیوی نے کہا تو پھر سے پوسٹ مارٹم ہو سکتا ہے۔ آصف نواز کی بیگم کی خواہش کا احترام کیا جانا چاہئے۔ اس ضمن میں باقاعدہ تجویز آئی تو ضرور غور ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے اس واقعہ کو الیکشن ایشو نہیں بنایا۔ نواز شریف بے شک مقدمہ چلائیں ہم نہیں ڈرتے۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کی حکومت پیپلز پارٹی کے لئے نقصان دہ ہے۔ میں تحریک عدم اعتماد کی مخالفت نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے حامیوں پر جو مظالم ڈھائے گئے ہیں اسرائیل نے فلسطینیوں پر بھی نہیں ڈھائے ہونگے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ کراچی کی ایک تقریب میں بیگم بھٹو اور بے نظیر کی ملاقات دو سیاستدانوں کی ملاقات نہیں تھی بلکہ یہ ماں بیٹی کی ملاقات تھی۔ ملاقات نہ ہوئی ہے نہ ہونے کا امکان ہے۔ پارٹی کی چیئرپرسن شپ کا تنازعہ حل ہوتا نظر نہیں آتا۔

○ حکومت نے قومی اسمبلی میں نظریاتی سیاسی کارکنوں اور ٹیکنو کریٹس کے لئے ۱۰۰ نشستیں مخصوص کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نشستوں کی یہ تقسیم سیاسی جماعتوں کو ملنے والے فی صد ووٹوں کی بنیاد پر طے کی جائے گی۔ سیاسی جماعتیں اپنے اراکین کے نام دیں گی تمام سیاسی جماعتوں کو فائدہ پہنچے گا۔

○ سینیٹر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت بیرونی دباؤ کے تحت ملکی مفاد کے خلاف ہر بات ماننے کو تیار ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ایٹمی تنصیبات کا معائنہ کروانے کے لئے قوم کو ذہنی طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ امریکی سینیٹروں کی ایک ہفتے تک خوشامد بے کار رہی۔

○ حکومت اس بات پر غور کر رہی ہے کہ حمود الرحمان کمیشن کی رپورٹ، سی ۱۳۰ کے حادثے کی تحقیقاتی رپورٹ اور لیاقت علی کے قتل کی رپورٹیں عوام کے مطالعے کے لئے جاری کر دی جائیں۔

○ پیپلز پارٹی سے مذاکرات کی ناکامی کے بعد ایم کیو ایم نے اپوزیشن میں بیٹھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف نے ضمنی انتخابات کے دوران اپنے اوپر ہونے والی مبینہ فائرنگ کی تحقیقات کے دوران بیان دینے سے معذرت کر لی ہے۔

○ گوجرانوالہ میں ڈاکوؤں کی مسلسل وارداتوں کے خلاف شہریوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ نواحی گاؤں لدھے والا وڑائچ میں رات بھر میں آٹھ وارداتیں ہوئیں مزاحمت کرنے پر نوجوان کو قتل کر دیا گیا۔ دو دکانوں کو لوٹ لیا گیا۔ ایک شخص کی موٹر سائیکل چھین لی گئی اور دو راہگیروں کو بھی لوٹ لیا گیا۔

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت نے ایٹمی پروگرام نہ رول بیک کیا ہے نہ اب کرے گی۔

○ نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ امریکہ نے ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کا کہا تو ہم دیر نہیں کریں گے۔ ہم امریکہ کے نگران وزیر اعظم کو قبول کر سکتے ہیں تو دیگر احکامات کی تعمیل کیوں نہیں کر سکتے۔ ایٹمی پروگرام پہلے بھی بند تھا اب بھی بند ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں زبردست شور وغل کی کیفیت اس وقت پیدا ہوئی جب سپیکر کے رویہ پر اپوزیشن نے سخت احتجاج کیا۔ سپیکر نے ضمنی انتخابات میں دھاندلیوں پر بحث کی اجازت نہیں دی۔ سپیکر نے کہا کہ قاتلانہ حملے کا معاملہ ٹریبونل میں زیر بحث ہے اس لئے اس پر بحث نہیں کی جا سکتی۔

○ پاکستان نے مغربی ملکوں کی مصنوعات کے لئے اپنی مارکیٹیں مکمل طور پر کھولنے سے انکار کیا۔ گیٹ سمجھوتے پر جینیوا میں سخت مزاحمت کی۔ یاد رہے کہ گیٹ سمجھوتے سے تیسری دنیا کے ممالک مطمئن نہیں ہیں۔

○ چین کا ایک اعلیٰ اختیاراتی فوجی وفد بھارت پہنچ گیا ہے۔ ۱۹۶۲ء کی سرحدی لڑائی کے بعد یہ چین کا سب سے بڑا فوجی وفد ہے۔

اقبال اور احمدیت
۵۷۶ صفحات (از قلم۔ شیخ عبدالماجد)
قیمت : ۱۵۰/ روپے
لاہور : دی کلاسک ریگل چوک
〃 المحمود فوٹو سٹیٹ نزد M.C.B ریگل چوک
〃 الائٹ بک ہولسٹن مارکیٹ پرانی انارکلی
〃 شیخ عبدالماجد ۱۰۰۔ گل زیب کالونی سمن آباد
کراچی : احمدیہ ہال۔ میگزین لین صدر
فیصل آباد : احمدیہ دارالذکر۔ منشی محلہ امین پور بازار

ھُوالشّافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے دردوں کے فوری علاج کیلئے حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل
Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل
Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت :۔ فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں 150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرون پاکستان :۔ فی سمیل :۔ ڈالر۔ $5
مکمل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے علیحدہ)
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون :۔ سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 506
ٹیلیگرام :۔ "CURATIVE"
ٹیلیکس :۔ 92 4524 606